مولانا فضل الرحمان کلیم

سوشلسٹوں کا منشور

سب کچھ ختم اور سب کچھ ضبط

سوشلزم نظامِ سرمایہ داری کا منطقی ردِّ عمل ہے۔ یہ نظریہ کارل مارکس یہودی اور اس کے شاگرد اینگلز نے پیش کیا اور لینن، سٹالن دوروسی آمروں نے اسے عملی جامہ پہنایا —— اندریں حالات سوشلسٹ حضرات کا یہ فرض تھا کہ وہ اس کے بنیادی نظریات، عملی اقدامات، اور واقعاتی نتائج عوام کے سامنے پیش کرتے لیکن ایسا کرنے سے وہ ہمیشہ گریز کرتے رہے ہیں اور اس کے برعکس اپنا پورا زورِ بیان سرمایہ داری کی مذمت پر صرف کرتے ہیں۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ نظامِ سرمایہ داری باطل ہے اور جہاں تک عوامی بہبود، امن، سلامتی اور اجتماعی عدل کا تعلق ہے، وہ اس میں بری طرح فیل ہے۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ سوشلسٹ نظام نے کیا گل کھلائے ہیں۔ واقعات شاہد ہیں کہ اس نے اصل مرض کو دور کرنے کے لئے جو نسخہ تجویز کیا وہ اصل مرض سے کہیں زیادہ مہلک، شرانگیز اور ستم خیز واقع ہوا۔

عوامی جمہوریت کے نام سے بدترین آمریت، غریبوں کی ہمدردی کے نام سے ہمہ گیر استحصال، ترقی پسندی کے نام سے کفروالحاد، ثقافت کے نام سے اخلاقی بے راہروی، قومی تحویل کے نام سے قحط وگرانی، ملکی استحکام کے نام سے ظلم وتشدد اور کمزور سرمایہ داروں کی دولت چھین کر تاج و تخت والے سرمایہ داروں کے حوالے کرنا، سوشلسٹ منشور کے بنیادی مقاصد شمار ہوتے ہیں۔ اس کی پوری سیاست جھوٹ، فریب، دھوکہ اور عوام دشمنی پر استوار ہوتی ہے۔ زیرِ نظر مضمون میں ان کی مستند دستاویزات کے حوالجات سے ان کے منشور پر اجمالی روشنی ڈالی جاتی ہے۔ (ادارہ)

سرمایہ ضبط :

سوشلسٹ حکومت ہر امیر غریب سے سب مال و دولت چھین کر سب کو یکساں مفلس اور کنگال بنا دیتی ہے۔ (بروئے کمیونسٹ مینی فیسٹو صفحہ ۴۹، ۱۳ مصنفہ کارل مارکس فریڈرک اینگلز)

ذرائع پیداوار ضبط :

سوشلسٹ حکومت زمین، کارخانہ، فیکٹری، بینک، انشورنس کمپنی تجارتی فرم، مکان، دوکان، بس، ٹرک، ٹانگہ، ریڑھا، چرخہ، کھڈی، تنور وغیرہ غرضیکہ تمام قسم کے آلاتِ پیداوار، دولت حاصل کرنے کے سب ذریعے اصل مالکوں سے زبردستی چھین کر بحقِ سرکار ضبط کر لیتی ہے (بروئے کمیونسٹ مینی فیسٹو صفحہ ۶۱)

زمین ضبط :

سوشلسٹ حکومت تمام چھوٹے اور بڑے مالکان سے زمینیں چھین کر بحق سرکار ضبط کر لیتی ہے اور سب کو بے مالک بنا دیتی ہے۔ (ایضاً صفحہ ۶۲)

مذہب ختم :

لینن کا قول ہے کہ شروع شروع میں مذہب کی مخالفت نہ کرو بلکہ اس کی حوصلہ افزائی کرو اور جب تمہیں طاقت نصیب ہو جائے تو پھر مذہب، مذہبی عبادات، مذہبی تعلیمات، مذہبی روایات اور مذہبی تاریخ کو جڑوں سے اکھاڑ دو، چنانچہ سوشلسٹ حکومت نے خالص اسلامی علاقے ترکستان میں چودہ ہزار، اورال میں سات ہزار اور قوقاز میں چار ہزار مسجدوں کو بند کر دیا تھا۔ (بروئے کمیونسٹ مینی فیسٹو ص۴۲، وسوشلزم مصنفہ اینگلز ص۳۵، اشتراکیتہم واسلامنا صفحہ ۵۰، التضلیل الاشتراکی ص۴۳)

نکاح ختم :

سوشلسٹ حکومت جب ترقی کے نقطۂ عروج تک پہنچتی ہے تو نکاح کا موجودہ طریقہ ختم کر دیتی ہے، زر اور زمین کی طرح زن کو قوم کی مشترکہ ملکیت قرار دیتی ہے اور اس صورت میں ماں بہن کی تمیز کے بغیر ہر عورت، ہر مرد کی بیوی ہو سکتی ہے۔ اینگلز کا قول ہے کہ جب تک اولاد کی پیدائش کو قومی صنعت قرار نہ دیا جائے، کوئی ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ (اشتراکیتہم واسلامنا ص۲۴۳، کمیونسٹ مینی فیسٹو ص۵۸ اور سوشلزم ص۸۶)

چنانچہ ۱۹۷۰ء میں زنجبار کی سوشلسٹ حکومت کے سربراہ جلید کرومے نے تمام لڑکیوں کو قومی ملکیت قرار دیا ہے اور کئی لڑکیوں کو اپنے دوستوں کے حوالے کر دیا ہے۔ اور جب ان مسلمان لڑکیوں اور

ان کے وارثوں نے اس صریح ظلم اور بیحیائی کے خلاف قرآن پاک کی آیات پڑھ کر سنائیں تو سعید کروے نے انہیں کوڑے مارے اور جیلوں میں ڈال دیا اور ایک آرڈیننس جاری کیا کہ اس کے حکم کو کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔

سیاسی آزادی ختم:

سوشلزم میں ہر طرح کی شہری اور سیاسی آزادی ختم کردی جاتی ہے۔ کمیونسٹ پارٹی کے علاوہ کوئی دوسری پارٹی بنانا حکومت سے بغاوت تصور کیا جاتا ہے۔ کمیونسٹ پارٹی کا لیڈر ایک مطلق العنان ڈکٹیٹر ہوتا ہے۔ وہ پبلک کو جس قدر بھی تنگ کرے اور جس قدر بھی ظلم کرے، اس کے خلاف کوئی عدالتی چارہ جوئی نہیں ہوسکتی۔ (اشتراکیت اور اسلام صفحہ ۷۴، ۷۵ بروئے سوشلزم مصنفہ اینگلز صـ۱۳۷)

تجارتی آزادی ختم:

سوشلسٹ حکومت میں ہر چیز کی تجارت گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ وہ پان، سگریٹ اور دودھ دہی سے لیکر ہر دوکان پر خود قبضہ کرلیتی ہے، سودا اگر مہنگا ہو یا گندا ہو یا ناقص ہو، پھر بھی پبلک کو وہی خریدنا پڑتا ہے۔ کیونکہ سرکاری دوکانوں کے علاوہ دوسری کوئی دکان ہو ہی نہیں سکتی۔ (بروئے کمیونسٹ مینی فیسٹو صـ۶۲)

معاشی آزادی ختم:

سوشلسٹ نظام میں کوئی شخص آزادانہ پیشہ اختیار نہیں کرسکتا۔ ہر شخص گورنمنٹ کا بے بس غلام ہوتا ہے اور مرد اور عورت، جوان اور بوڑھے سے جیل کے قیدیوں کی طرح جبری مشقت لی جاتی ہے تنخواہ اور اوقاتِ کار کا تعین بھی گورنمنٹ ہی کرتی ہے۔ جب مزدوروں پر سرکاری افسر ظلم یا زیادتی کرتے ہیں تو وہ جلسہ، جلوس، ہڑتال اور کسی طرح سے احتجاج نہیں کرسکتے۔ سیاسی سٹیج اور پریس پر بھی حکومت کا مکمل کنٹرول ہوتا ہے (بروئے کمیونسٹ مینی فیسٹو صـ۶۳، مارکسی سیاسی معیشت کے بنیادی اصول صـ۱۵۱)

مساوات ختم:

سوشلسٹ نظام میں کمیونسٹ پارٹی کے ممبروں، فوجی افسروں، سرکاری عہدہ داروں، دانشوروں، محکمہ جاسوسی کے سربراہوں اور فلمی اداکاروں کی تنخواہ کا گریڈ تمام مزدوروں اور کاشتکاروں سے کئی گنا زیادہ ہوتا ہے۔

(بروئے اشتراکیت کے تحت مادی اور اخلاقی ترغیبات صـ۱۰، ۱۳، ۱۸)

عوامی اعتماد ختم:

سوشلسٹ حکومت چونکہ پبلک کا مال و دولت، مذہب و اخلاق، عزت اور مساوات ختم کر دیتی ہے۔ اس لئے پبلک کا بچہ بچہ اس کا دشمن ہو جاتا ہے۔ لیکن کسی کی کوئی طاقت نہیں ہوتی کہ حرفِ شکایت زبان پر لائے، جو شخص ایسا کرے، اسے غدار، ملک کا دشمن اور سرمایہ داروں کا ایجنٹ کہہ کر ختم کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا وہاں کے بھوکے ننگوں اور ظلم کی چکی میں پسنے والوں کو پولیس مجبور کرتی ہے کہ وہ حکومت کی تعریف کریں اور اپنی خوشحالی کے گیت گائیں، ہر پانچ آدمیوں میں دو حکومت کے جاسوس ہوتے ہیں اور بسا اوقات بیوی کو خاوند کے خلاف اور بیٹے کو باپ کے خلاف جاسوسی کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے اور کسی کو کسی پر اعتماد نہیں ہو سکتا۔ (اشتراکیتہم واسلامنا، بزبانِ عربی ص۹۵)

آئینہ میں کیا دیکھتے ہو اپنی ادائیں
اس ناز کو انداز کو پوچھو مرے جی سے

(اہلِ پاکستان اس مضمون کی روشنی میں ذرا اپنے ملکی حالات کا جائزہ لیں، انہیں معلوم ہو جائیگا کہ ہماری موجودہ سیاست کا رخ کیا ہے!)

اعتذار

گزشتہ ماہ مدیر ترجمان کی سیاسی مصروفیات اور پھر غیر متوقع حالات کی بنا پر پرچہ شائع نہ ہو سکا۔ اس دفعہ ضخامت بڑھا دی گئی ہے۔

منیجر

اگر آپ کے نام آنے والے پرچہ پر، "آپ کا چندہ ختم ہے" کی مہر لگی ہے تو آئندہ شمارہ بذریعہ وی پی پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیے یا سالانہ زرِتعاون منی آرڈر کر دیجئے ——— اور اگر خدانخواستہ آپ آئندہ خریداری جاری نہ رکھنا چاہتے ہوں تو دفتر کو فی الفور مطلع فرمائیے۔

شکریہ!